بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — یوم شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | یکم ہجرت ۱۳۴۴ ہش ۲۸ ذوالحجہ ۱۳۸۴ھ یکم مئی ۱۹۶۵ء | نمبر ۹۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۰ اپریل بوقت ۷½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پرہیزگار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں

حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے

"اے امیرو اور بادشاہو اور دولتمندو! آپ لوگوں میں ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں جو خدا سے ڈرتے اور اس کی تمام راہوں میں راستباز ہیں۔ اکثر ایسے ہیں کہ دُنیا کے ملک اور دنیا کے املاک سے دل لگاتے ہیں اور پھر اسی میں عمر بسر کر لیتے ہیں اور موت کو یاد نہیں رکھتے۔ ہر ایک امیر جو نماز نہیں پڑھتا اور خدا سے لاپرواہ ہے اس کے تمام نوکروں چاکروں کا گناہ اس کی گردن پر ہے۔ ہر ایک امیر جو شراب پیتا ہے اس کی گردن پر ان لوگوں کا بھی گناہ ہے جو اس کے ماتحت ہو کر شراب میں شریک ہیں۔ اے عقلمندو! یہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں۔ تم سنبھل جاؤ۔ تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو۔ ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو۔ انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون، گانجہ، چرس، بھنگ، تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کر لیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے۔ سو تم اس سے بچو۔ ہم نہیں سمجھتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزارہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دُنیا سے کوچ کرتے جاتے ہیں اور آخرت کا عذاب الگ ہے۔ پرہیزگار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ بدخُلق اور بے مہر ہونا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ خدا یا اس کے بندوں کی ہمدردی سے لاپرواہ ہونا لعنتی زندگی ہے۔ ہر ایک امیر خدا کے حقوق اور انسانوں کے حقوق سے ایسا ہی پوچھا جائیگا جیسا کہ ایک فقیر بلکہ اس سے زیادہ۔" (کشتی نوح صـ۸۹)

★ ★

اخبارِ احمدیہ

○ ہمارے ہمبرگ مشن کا ڈاک کا پتہ درج ذیل ہے:

Fazle Omer
Mosque
Hamberg 54
Wieckstrasse 24
West Germany

جو احباب ہمبرگ مشن سے خط و کتابت کرنا چاہیں وہ آئندہ اس پتہ پر کریں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

○ قیادت ایثار کی اہمیت کے پیش نظر ضروری ہے کہ مجالس انصار اللہ کے زیادہ سے زیادہ اراکین فسٹ ایڈ جانتے ہوں۔ کچھ عرصہ پہلے انصار اللہ اس طرف کافی توجہ دے رہے تھے مگر اب رفتار قدرے دھیمی ہے۔ لہٰذا مجالس سے استدعا ہے کہ اس طرف غیر معمولی توجہ فرمائی جائے۔ اور اس سلسلہ میں تربیت کا باقاعدہ انتظام کر کے مرکز کو اطلاع دی جائے۔ (قائد ایثار)

○ مجلس خدام الاحمدیہ نے مجالس کے حسابات رکھنے کے لئے کھاتہ و روزنامچہ فارم چھپوائے ہیں۔ قائدین مجالس سے التماس ہے کہ وہ اپنی ضرورت کے مطابق اطلاع دیکر منگوالیں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

○ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپیہ کے سوا تمام روپیہ جو کہ دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔"

(امانت صدر انجمن احمدیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم مئی ۱۹۶۵ء

حالات کے مطابق مسیح موعود علیہ السلام نے ہی صحیح فیصلہ کیا

(۲)

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ ہے اصل بات ہم جو کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے۔ پاکستان میں مودودی صاحب نے جو طریق اختیار کیا ہے وہ اس اصول کے مطابق نہیں ہے جس اصول کے مطابق ہند کی جماعتِ اسلامی نے سیکولر یعنی جمہوری حکومت کے ساتھ وفاداری کا عہد کرکے اختیار کیا ہے اس کے اُلٹ مودودی صاحب پاکستان میں بزعمِ خود ایک لادینی حکومت کو دوسری لادینی حکومت سے بدلنا چاہتے ہیں ان کے خیال میں موجودہ حکومت آمرانہ ہے اور وہ یہاں پارلیمانی جمہوریت قائم کرنا چاہتے ہیں وہ اس کے لئے یہ مبہم سی دلیل دیتے ہیں کہ پارلیمانی جمہوریت میں اسلام پسند عناصر کے برسرِاقتدار آجانا زیادہ آسان ہے۔ ہماری رائے میں یہ سراسر مغالطہ ہے۔ اسلام کے نقطۂ نظر سے پارلیمانی جمہوریت عین اسلامی حکومت کی ضد ہے۔ کیونکہ آخر الذکر میں حاکمِ اولیٰ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے مگر پارلیمانی حکومت میں حاکمِ اولیٰ عوام ہیں۔ اور یہ بھی آپ کا ظن غلط ہے کہ پاکستانی عوام آپ کی راہ اختیار کریں گے۔ اگر بفرضِ محال موجودہ حکومت کو آمرانہ بھی مان لیا جائے جو وہ ہرگز نہیں ہے تو چونکہ اس کے سربراہ بھی مسلمان ہی ہیں اس لئے یہ امر کہیں سہل ہے کہ ان کو اسلامی حکومت کی طرف راغب کر لیا جائے بہ نسبت عوام کالانعام کے۔ اور جو کسی طرح بھی موجودہ حکام سے تعلیم اور اسلامی شعور میں کم نہیں ہیں +

ہمارا گمان ہے کہ مودودی صاحب صرف پراپیگنڈا اور نعرہ بازی پر انحصار رکھتے ہیں ان کا خیال ہے کہ عوام کو اسلام کے نام پر اپنے ساتھ ملا لینا آسان ہے خواہ وہ اسلام کی الف۔ ب سے بھی واقف نہ ہوں۔ بفرضِ محال اگر مودودی صاحب اس میں کامیاب بھی ہو جائیں تو ایسی حکومت کتنے دن چل سکتی ہے جبکہ عوام اس نظریہ پر عامل ہی نہ ہوں جس نظریہ کی قیمت سے ان کے ذہنوں کو نعرہ بازی سے خریدا جا سکتا ہے جس نظری حکومت کی بنیاد محض اعتقاد ہی پر نہ ہو وہ ایسی ہی ہے جیسے ہوا میں قلعہ تعمیر کرنا +

پھر ان کے موجودہ حالات میں کسی ایک محدود ملک میں ایسی حکومت قائم کرنا ویسے بھی ناممکنات سے ہے۔ اس وقت تمام مادی طاقت غیر مسلم اقوام کے قبضہ میں ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ غیر مسلم اقوام بُری طرح سے ہر ملک پر اثر انداز ہیں۔ اس لئے جب تک ان غیر مسلم طاقتوں کے دل میں اسلامی ممالک سے کم سے کم ہمدردی کے جذبات فائق نہ ہو جائیں کسی ایک ملک میں اسلامی انقلاب لانا اوّل تو ہے ہی ناممکن ورنہ بالکل بیکار ہے اس لئے حقیقی کام یہ ہے کہ سیاست سے الگ رہ کر تمام اقوام کو اسلامی اصولوں سے واقف کار کیا جائے اور ایسا کام صرف وہی جماعت سرانجام دے سکتی ہے جو ان اسلامی اصول کی پابند ہو جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تلقین کی ہے کہ تمام دنیا میں امن کی فضا قائم کرنے کے لئے ہر ملک میں امن کے لئے قانوناً قائم شدہ حکومت سے۔ جس کے ذریعہ امن قائم ہے وفاداری کا عہد کیا جائے جیسا کہ ہند کی جماعتِ اسلامی کو مجبوراً کرنا پڑا ہے +

یہ امر خوشی کا باعث ہے کہ مودودی صاحب نے گزشتہ انتخابات سے کسی قدر سبق ضرور سیکھا ہے۔ اور اب وہ سیاست کا نام گو شاید برائے وزن بیت ہی لیتے ہیں مگر انہوں نے جو پانچسالہ منصوبہ تیار کیا ہے اگرچہ وہ بھی صحیح راستہ سے ہٹا ہوا ہے لیکن اتنی تسلّی ہے کہ شاید وہ فی الواقعہ صحیح راستہ کی روشنی پا لیں اور اپنی دانشوری اور مصلحت کو اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ پر قربان کر دیں کہ

انا نحن نزلنا الذکر
و انا لہٗ لحافظون

ذیل میں ہم مزید وضاحت کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب "احمدیت کا پیغام" سے ایک عبارت نقل کرتے ہیں:۔

"اگر یہی تحریک عوام میں پیدا ہو اور مذہبی رُوح اس کے پیچھے کام کر رہی ہو تو سیاسی رقابت اس کے رستہ میں حائل نہیں ہو گی۔ صرف جماعتی رقابت اس کے رستہ میں روک بنے گا سیاسی رقابت کی وجہ سے ایسی تحریک اسی ملک میں محدود ہو کر رہ جائیگی جس کی حکومت اس کی تائید میں ہو گی لیکن جماعتی مخالفت کی صورت میں وہ کسی ملک میں محدود نہیں رہے گی۔ ہر ملک میں جائے گی اور پھیلے گی اور اپنی جڑیں بنائے گی بلکہ ایسے ملکوں میں بھی جا کر کامیاب ہو گی جہاں اسلامی حکومت نہیں ہو گی کیونکہ سیاسی ٹکراؤ نہ ہونے کی وجہ سے ابتدائی زمانہ میں حکومتیں اس کی مخالفت نہیں کریں گی۔ چنانچہ احمدیت کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے۔ احمدیت کا منشا محض مسلمانوں کے اندر اتحاد پیدا کرنا تھا۔ وہ بادشاہت کی طالب نہیں تھی۔ وہ حکومت کی طالب نہیں تھی۔ انگریزوں نے اپنے ملک میں بعض دفعہ احمدیت کو تکلیفیں بھی پہنچائی ہیں لیکن اس کے خالص مذہبی ہونے کی وجہ سے اس سے کھلے بندوں ٹکرانے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ افغانستان میں مولویوں سے ڈر کر بعض دفعہ بادشاہوں نے سختیاں کیں لیکن پرائیویٹ ملاقاتوں میں اپنی معذوریاں بھی ظاہر کرتے رہے اور اظہارِ ندامت بھی کرتے رہے۔ اسی طرح دوسرے اسلامی ممالک میں عوام الناس نے مخالفت کی علماء نے مخالفت کی۔ اور ان سے ڈر کر حکومت نے بھی بعض دفعہ روکیں ڈالیں لیکن حکومت نے یہ نہیں سمجھا کہ یہ تحریک حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے قائم ہوئی ہے اور یہ ان کا خیال بالکل درست تھا۔ احمدیت کو سیاست سے کوئی غرض نہیں احمدیت صرف اس غرض کے لئے کھڑی ہوئی ہے کہ مسلمانوں کی دینی حالت کو درست کرے اور انہیں ایک رشتہ میں پرو دے تاکہ وہ مل کر اسلام کے دشمنوں کا اخلاقی اور روحانی ہتھیاروں سے مقابلہ کر سکیں۔ اسی بات کو سمجھتے ہوئے امریکہ میں احمدی مبلغ گئے جس حد تک وہ ایشیائیوں کی مخالفت کرتے ہیں انہوں نے احمدی مبلغوں کی مخالفت کی لیکن جہانتک مذہبی تحریک کا سوال تھا اس کے مدّنظر انہوں نے مخالفت نہیں کی۔ ڈچ حکومت نے انڈونیشیا میں بھی اسی طریق سے کام لیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ سیاست میں یہ ہمارے ساتھ نہیں ٹکراتے تو گو انہوں نے مخفی نگرانیاں بھی کیں اور اعتنائیاں بھی کیں۔ مگر کھلے بندوں احمدیت سے ٹکرانے کی ضرورت نہیں سمجھی اور اس رویہ میں وہ بالکل حق بجانب تھے۔ بہرحال ہم ان کے مذہب کے خلاف تبلیغ کرتے تھے اس لئے ہم ان سے کسی ہمدردی کے امیدوار نہیں تھے مگر ہم ان کی سیاست سے بھی براہِ راست نہیں ٹکراتے تھے۔ اس لئے ان کا بھی یہ کوئی حق نہیں تھا کہ ہم سے براہِ راست ٹکراتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب جماعتِ احمدیہ قریباً ہر ملک میں قائم ہے۔ ہندوستان میں بھی۔ افغانستان میں بھی۔ ایران میں بھی۔ عراق میں بھی۔ شام میں بھی۔ فلسطین میں بھی۔ مصر میں بھی۔ اٹلی میں بھی۔ سوئٹزرلینڈ میں بھی۔ جرمنی میں بھی۔ انگلینڈ میں بھی۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ میں بھی۔ انڈونیشیا۔ ملایا۔ ایسٹ اور ویسٹ افریقہ۔ ایبے سینیا۔ ارجن ٹائن۔ غرض ہر ملک میں تھوڑی یا بہت جماعت موجود ہے اور ان ممالک کے اصلی شہریوں میں سے جماعت موجود ہے۔ یہ نہیں کہ وہاں کے بعض ہندوستانی احمدی ہو گئے ہوں اور وہ ایسے مخلص لوگ ہیں کہ اپنی زندگیاں اسلام کی خدمت کے لئے قربان کر رہے ہیں"!

(احمدیت کا پیغام صفحہ ۲۴ تا ۲۶)

نورِ سجدوں کا ہے جبینوں میں

کیا رسوخ اہرمنا نازنینوں میں
حل جو کر سکتا ہے مسائلِ وقت
پھر بشیر و نذیر کچھ درویش
لب پر آیات شرم آنکھوں میں
ہم نہیں جانتے ہیں پسپائی

ہم نہ تیرہ میں ہیں نہ تینوں میں
دینِ اسلام ہے وہ دینوں میں
پھیلتے جاتے ہیں زمینوں میں
نورِ سجدوں کا ہے جبینوں میں
آگ لگ جائے گی سفینوں میں

پاک و بے عیب ہو گیا تنولیہ
لُٹ گئے عیب۔ عیب چینوں میں

احمدیہ مشن غانا (مغربی افریقہ) کی تبلیغی و تربیتی مساعی

سالانہ کانفرنس ٭ کالجوں اور سکولوں میں تقاریر ٭ تبلیغی جلسے ٭ تقسیم لٹریچر

٭ تربیتی دورے ٭ درس و تدریس ٭ ملاقاتیں ٭ ۹۷ افراد کا قبولِ حق

(مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم انچارج غانا مشن)

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے گذشتہ سہ ماہی میں پاکستانی اور افریقن مبلغین نے جماعت ہائے احمدیہ غانا کے تعاون سے جہاں غیر مسلموں تک پیغام حق پہنچانے کی کوشش کی وہاں اسلام کی آغوش میں آنے والے خوش قسمت افراد کی تعلیم و تربیت میں بھی وہ حتی الامکان کوشاں رہے۔

سالانہ کانفرنس

جنوری کے ابتداء میں جماعت ہائے احمدیہ کی سالانہ کانفرنس وکل مرکز سالٹ پانڈ میں منعقد ہوئی۔ جس میں ملک کے چاروں اطراف سے چھ سات ہزار نمائندگان کے علاوہ آئیوری کوسٹ اور اپر وولٹا کی جماعتوں کے نمائندے بھی شریک ہوئے۔

کانفرنس کے افتتاحی اجلاس کی صدارت حکومت غانا کے وزیر دفاع اور قائد ایوان آنریبل کوفی باکو نے کی۔ اس اجلاس میں غیر مسلم کافی تعداد میں شامل ہوئے اور اسی کے پیش نظر مکرمی مولوی عبدالوہاب صاحب ریجنل مبلغ برونگ اہافو ریجن نے پہلے پارہ کے آخری رکوع کی تلاوت کر کے لوکل زبان میں ترجمہ سنایا اور اس طرح قرآنی آیات سے اسلام کی تمام انبیاء پر ایمان لانے کی تعلیم اور ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملت پر متحد ہونے کے اصول کو بیان کیا۔

خاکسار نے افتتاحی تقریر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد حضور کے الہام یحیی الدین ویقیم الشریعۃ کی روشنی میں بیان کر کے جماعت کی ترقی کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کو بیان کیا اور پھر بتایا کہ کس طرح مخالفین کی شدید مخالفت کے باوجود حضرت احمد بانی سلسلہ احمدیہ کی بیان کردہ خدائی تقدیریں پوری ہوئی ہیں۔ اس سلسلہ میں خاکسار نے آج سے ساٹھ ستر سال پیشتر کے مندرجہ ذیل عربی اشعار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھ کر جب ان کا ترجمہ بیان کیا تو یہ مومنین کے غیر معمولی ازدیاد ایمان کا موجب ہوا۔ حضور فرماتے ہیں:۔

فان اک صدیقا فربی یعزنی
وان اک کذابا فسوف احقر

اگر میں سچا ہوں تو میرا رب مجھ کو عزت دے گا۔ اور اگر میں جھوٹا ہوں تو ضرور بے عزت ہو جاؤں گا۔

واعلم ان مھیمنی لا یضیعنی
واعلم ان مؤیدی سوف ینصر

میں جانتا ہوں کہ میرا خدا مجھ کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور میرا تائید کرنے والا ضرور مدد کرے گا۔

واقسمت باللہ الذی جل شانہ
سیکرمنی ربی و شانی یکبر

اور میں خدا کی قسم کھاتا ہوں۔ جس کی شان بزرگ ہے کہ عنقریب میرا خدا مجھے بزرگی دے گا۔ اور میری شان بلند کی جائے گی۔

فما اشقی ملعن الّا عنین
وصدقی سوف یذکر فی البلاد

میں لعنت کرنے والوں کی لعنت سے بدبخت نہیں ہو سکتا۔ اور میری راستی کا شہروں میں چرچا ہوگا۔

وزیر دفاع نے اپنے صدارتی ریمارکس میں جماعت کی مساعی کو سراہا اور کانفرنس میں شمولیت کی دعوت کا شکریہ ادا کیا۔

اس افتتاحی تقریر کا ایک حصہ غانا براڈ کاسٹنگ کارپوریشن نے ریڈیو غانا سے ریلے کیا۔ خاکسار نے ایام کانفرنس میں جمعہ کا خطبہ دیا۔ اور اختتامی تقریر بھی کی نیز ریجنل مبلغین کے ساتھ سالانہ رپورٹ مشن و احمدیہ تعلیمی یونٹ بھی کانفرنس میں مختصراً پیش کی۔ مکرمی مولوی عبدالوہاب صاحب ریجنل مبلغ برونگ اہافو ریجن نے ہمارے موجودہ حضرت امام کے موضوع پر کانفرنس سے خطاب کیا۔ اور لوکل زبان میں حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کی شخصیت کو بحیثیت امام، خلیفہ اور مصلح موعود پیش کیا۔ اور کئی وہ واقعات جن کو مکرمی مولوی صاحب موصوف کی آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے سنا، سے ثابت کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ میں وہ تمام فضائل اور صفات موجود ہیں جو ایک مصلح میں ہونا ضروری ہیں۔

مکرم سید داؤد احمد صاحب انور ریجنل مبلغ شمالی ریجن نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قوت قدسیہ پر تقریر فرمائی اور تفصیل سے بتایا کہ کس طرح سرورکائنات علیہ السلام نے اپنی قوت قدسیہ سے وحشی انسانوں کو انسان، با اخلاق انسان بلکہ باخدا انسان بنایا۔

مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب ریجنل مبلغ اشانٹی نے "دنیا کا آئندہ مذہب" پر عربی میں تقریر کی۔ اور دلائل و واقعات کی روشنی میں ثابت کیا کہ آئندہ مذہب احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہی ہوگا۔

مکرمی مولوی عبدالحمید صاحب ریجنل مبلغ اکرہ و مشرقی ریجن نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق بائیبل کی بشارات کو بالتفصیل بیان کیا۔

ان مبلغین کے علاوہ احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کے پاکستانی اساتذہ اور دیگر اہل علم ممبران جماعت نے بھی کانفرنس سے خطاب کیا۔

کالجوں اور سکولوں میں تقاریر

خاکسار نے گورنمنٹ سیکنڈری سکول تمالی کے سٹاف اور طلباء و طالبات میں "اسلام" پر غانا کالج تمالی کے سٹاف اور طلباء و طالبات میں "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت و تعلیم" اور فیجائے سیکنڈری سکول سیکنڈی میں "نجات" پر تقاریر کیں۔ طلباء و طالبات اور ممبران سٹاف کے سوالوں کے جوابات دیئے گئے۔

مکرمی سید داؤد احمد صاحب انور گورنمنٹ سیکنڈری سکول تمالی اور غانا کالج تمالی کے مسلم طلباء و طالبات میں ہر اتوار کو اسلام سے متعلقہ مختلف امور پر تقاریر کرتے رہے علاوہ ازیں مکرمی سید صاحب ٹیچرز ٹریننگ کالج تمالی میں بھی بعض بنیادی مسائل مسلم طلبہ کے لئے واضح کرتے رہے۔ بالائی ریجن کے دورہ کے وقت ایک ٹریننگ کالج اور ایک سکنڈری سکول میں تقاریر کیں۔

مکرمی مولوی نصیر احمد خان صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ انہوں نے تین لیکچرز سکولوں میں دیئے ان میں سے ایک لیکچر احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی میں دیا جس میں طلباء کے علاوہ سکول کے ہیڈ ماسٹر اور دیگر اساتذہ بھی موجود رہے لیکچر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا جس میں متعدد سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

روٹری کلب میں لیکچر

ایک لیکچر انٹرنیشنل روٹری کلب کماسی کے خاص دعوت نامہ پر مکرمی نصیر احمد خان صاحب نے سٹی ہوٹل میں دیا۔ جہاں وہ لنچ پر مدعو تھے۔ لیکچر کا عنوان "دنیا میں امن قائم کرنے کا صحیح طریق" تھا۔ کلب کی طرف سے مولوی صاحب موصوف کو شکریہ کا خط بھی موصول ہوا۔

تبلیغی جلسے

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے وسطی اور مغربی ریجنوں میں سیما، ایمی مانو، اساکو، الوماسو اور سیال مقامات پر تبلیغی جلسے منعقد کئے جن میں ارد گرد کی احمدی جماعتوں کے سینکڑوں افراد بھی شامل ہوتے رہے ان جلسوں میں خاکسار کی تقاریر کے علاوہ دیگر مقررین نے بھی مختلف عنوانات پر تقاریر کیں اور اس طرح سینکڑوں مشرکین عیسائیوں اور غیر از جماعت احباب تک پیغام حق پہنچایا۔ ان مقامات کے چیف نیز بعض ٹریڈیشنل چیفس اور ایک پیراماونٹ چیف بھی جلسوں میں شامل ہوئے۔

ان تبلیغی جلسوں کے علاوہ مانڈو جماعت کے ایک پرانے مخلص احمدی مسٹر توجو زجو حکومت کی سیاسی پارٹی کے لوکل چیئرمین بھی تھے) کی وفات پر احباب جماعت کے علاوہ سینکڑوں کی تعداد میں مشرکین اور عیسائیوں کے اجتماع میں خاکسار نے تبلیغی و تربیتی تقریر کی۔

مکرم سید داؤد احمد صاحب انور ریجنل مبلغ شمالی ریجن تمالی میں ہفتہ وار تبلیغی جلسے شہر کے مختلف حلقوں میں منعقد کرتے رہے جو عشاء کے بعد سے شروع ہو کر رات کے

بارہ بجے تک جاری رہے۔ اس سے شہر کے مختلف علاقوں میں لوگوں کو احمدیت کے نقطۂ نگاہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ ان ہفتہ وار تبلیغی جلسوں کے علاوہ مکرمی سید صاحب نے خاکسار کے دورہ شمالی ریجن کے دوران ٹمالی میں بڑے پیمانے پر تبلیغی جلسہ منعقد کیا جس کے لئے ریڈیو پر اعلان کے علاوہ معززین شہر کو دعوت نامے بھی ارسال کئے گئے تھے۔

اس جلسہ میں مکرمی سید داؤد احمد صاحب انور اور خاکسار نے تقاریر کر کے عیسائیوں اور غیر از جماعت احباب تک پیغام حق پہنچایا۔ مکرمی سید صاحب نے خاکسار کی آمد ٹمالی پر ٹاؤن ہال میں ایک استقبالیہ دعوت بھی دی جس میں مختلف مذاہب اور فرقوں کے احباب مدعو تھے۔ اس موقع پر بھی ریجنل سیکرٹری۔ ریجنل چیئرمین جماعت احمدیہ شمالی ریجن اور مکرمی سید داؤد احمد صاحب انور اور خاکسار نے موقع کے مناسب حال مختصر تقاریر کیں۔

مکرمی مولوی عبدالوہاب صاحب ریجنل مبلغ برونگ اہافو نے عرصہ زیر رپورٹ میں ریجن کے متعدد گاؤں میں تبلیغی جلسے منعقد کئے جن میں نہ صرف دور دراز سے احمدی آ کر شامل ہوئے بلکہ عیسائیوں اور دیگر لوگوں نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی اور استفادہ کیا۔ یہ جلسے بہتوں کی ہدایت کا موجب ہوئے۔

مکرمی مولوی نصیر احمد خاں صاحب ریجنل مبلغ اشانٹی نے چھ جماعتوں میں پبلک تبلیغی اجلاس منعقد کئے جن میں ارد گرد کی متعدد جماعتوں کے افراد شامل ہوتے رہے۔

ایک اہم لیکچر

انشاء اللہ العزیز کل رات مورخہ ۳ اپریل کو پونے نو بجے محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد تربیتی کلاس کے اجلاس میں جو بشیر ہال تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں منعقد ہو گا "فضائل قرآن مجید" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفیض ہوں۔

(منتظم تربیتی کلاس)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

(مینیجر)

ان میں مکرمی مولوی صاحب موصوف ایک ایک گھنٹہ کا لیکچر دیتے رہے۔ ان اجلاسوں میں مقامی چیفس اور دیگر معززین شہر بھی تمام کاروائی سنتے رہے۔ یہ اجلاس بے حد کامیاب رہے اور متعدد عیسائیوں نے اسلام قبول کیا۔ ان اجلاسوں کے علاوہ عرصہ زیر رپورٹ میں ہر اتوار کو کماسی میں پبلک تبلیغی اجلاس منعقد کئے جاتے رہے اور ہر موقعہ پر جب مکرمی مولوی صاحب کماسی میں موجود ہوتے تو مختلف موضوعات پر لیکچر دیتے رہے۔

مناظرہ

اشانٹی ریجن سے ملحقہ ریجن کے شہر کرونرہ بڑو آ میں مکرمی مولوی نصیر احمد خاں صاحب مناظرہ کے لئے گئے۔ ان کے ہمراہ مکرمی مولوی عبدالحق صاحب ایم۔ اے مع بعض دیگر ممبران بھی گئے۔ جامع مسجد میں مناظرہ ہوا۔ جو چار گھنٹے جاری رہا۔ (باقی)

قیادتِ ایثار اور انصار اللہ

مرکز کی طرف سے قیادتِ ایثار کے سلسلہ میں سابقہ پروگرام آپ کی خدمت میں پہنچ چکا ہے۔ امید ہے اس کی روشنی میں مقامی حالات کے تحت سکیم تیار کر کے کام کیا جا رہا ہو گا۔ براہِ مہربانی اس سلسلہ میں باقاعدہ ماہوار رپورٹ بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

قائد ایثار

مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

مسجد احمدیہ فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) میں عیدالاضحیہ کی تقریب سعید

مختلف ممالک کے ایک ہزار مسلمانوں کا اجتماع

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری انچارج فرانکفورٹ مشن

مورخہ ۱۲۔ اپریل ۱۹۶۵ء کو مسجد نور فرانکفورٹ میں عیدالاضحیہ کی تقریب سعید پورے اہتمام سے منائی گئی۔ نماز عید کے لئے ٹرکش اور جرمن زبان میں دعوت نامے جاری کئے گئے تھے۔ چونکہ عید کے دوسرے دن دعوتِ طعام کا بھی پروگرام تھا اس لئے اس کے لئے الگ دعوتی کارڈ چھپوا کر مسلم اور غیر مسلم جرمن معززین کے نام ارسال کئے گئے۔ نماز عید کے سلسلے میں دوسرے انتظامات بھی ایک ہفتہ قبل شروع کر دیئے گئے تھے۔ ایک مسلمان ایرانی تاجر کی طرف سے مشن کی وساطت سے قربانی دینے کی خواہش پر خاکسار اور مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ فرانکفورٹ کے مذبح خانہ کے ڈائریکٹر سے ملے اور اس سے دنبہ کی خرید اور ذبح کے بارے میں سہولت بہم پہنچانے کی درخواست کی۔ چونکہ عید کی گزشتہ تقریبات کی طرح اس دفعہ بھی ایک ہزار کے قریب افراد کے آنے کی توقع تھی اور مسجد میں اتنی گنجائش نہیں ہے۔ اس لئے امریکن آرمی مقیم فرانکفورٹ سے شامیانے لگانے کی درخواست کی گئی۔ وضو کے لئے پانی کا ایک خاص نل تیار کروایا گیا۔ ایک اور ایرانی تاجر سے مل کر عید کے موقع پر قالین مہیا کرنے کا بندوبست کیا گیا۔ دعوت کے لئے اشیاء خوردنی کی فراہمی کے لئے اپنے جرمن بھائی مسٹر محمود اسمٰعیل شلش اور اس کے غیر مسلم والدین کی خدمات حاصل کی گئیں۔ یہ سب انتظامات اپنے وقت پر بخیر و خوبی انجام پا گئے۔

نماز عید کے لئے صبح دس بجے کا وقت مقرر تھا لیکن ترک مسلمانوں کی ایک پارٹی رات کے دو بجے ہی مسجد میں آن پہنچی اور ذکر الٰہی اور تلاوتِ قرآن میں مصروف ہو گئی۔ صبح سات بجے تک مسجد۔ سامنے کا ہال اور ملحقہ کمرہ نمازیوں سے پُر ہو چکا تھا اس لئے مناسب سمجھا گیا کہ عید کی نماز دو بار پڑھا دی جائے تاکہ بعد میں آنے والوں کے لئے جگہ میسر آ سکے چنانچہ پہلی نماز سوا سات بجے شروع کر دی گئی خاکسار نے جرمن زبان میں خطبہ پڑھا جس کا ٹرکش میں پہلے سے تیار شدہ ترجمہ ایک ترک دوست نے پڑھ کر سنایا۔ نمازیوں کی آمد کا سلسلہ بدستور جاری تھا۔ ۸½ بجے دوسری نماز عید پڑھائی گئی۔ تیسری نماز مقررہ وقت پر ٹھیک دس بجے شروع ہوئی۔ خاکسار نے خطبہ میں قربانی کی اہمیت اور حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی وادی غیر ذی زرع کی طرف ہجرت کے واقعہ کو بیان کرنے کے علاوہ بتایا کہ آج اسلام کو ایسے ہی جاں نثاروں کی ضرورت ہے جو اپنے اموال اور جانوں کی قربانی کے ذریعہ دینِ اسلام کے باغ کی آبیاری کر سکیں نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسلام اور احمدیت کے متعلق پیشگوئیاں بیان کرتے ہوئے اس امر کو واضح کیا کہ اسلام کی ترقی کا بیج جو آج سے ۷۵ سال قبل دورِ حاضر کے مصلح عظیم کے مبارک ہاتھوں سے بویا گیا تھا اس کے شیریں ثمرات ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور ان کی چاشنی اور لازوال لذت سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ خدا تعالےٰ نے مصلح کے ذریعے جو ذمہ داری ہمارے کندھوں پر رکھی گئی ہے ہم اسے صحیح طور پر ادا کریں۔ خطبہ کے آخر میں تمام آنے والے احباب کی خدمت میں عید کی مبارک باد پیش کی گئی اور دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

ملکی اخبارات میں نماز عید کے دن اور وقت کا اعلان کروانے کے علاوہ اس موقع پر ایک پریس کانفرنس کا بھی اہتمام کیا گیا چنانچہ نمازِ عید سے قبل مختلف اخبارات کے نمائندوں کے سامنے ہمارے مشن کے سیکرٹری مسٹر محمود اسمٰعیل شلش نے مشن کا تعارف کرانے کے علاوہ عیدالاضحیہ کا پس منظر۔ اس کی اہمیت اور غرض و غایت اصولی رنگ میں بیان کی۔

نماز عید کے اختتام پر آنیوالے مہمانوں کی خاطر و مدارت کی گئی۔ یہ انتظام مکرم محمد شریف صاحب خالد کی زیر نگرانی انجام پایا۔

ایک جرمن نوجوان جو عید سے دو دن قبل مشرف بہ اسلام ہوا تھا اور عید کی تقریبات میں بھی بڑی سرگرمی سے حصّہ لیتا رہا تمام لوگوں کے لئے محل بحث اور کافی دلچسپی کا موجب بنا رہا کئی لوگوں نے اس کے فوٹو لئے اور بعض اپنے ساتھ اس کے فوٹو کھچوا کر بطور یادگار ساتھ لے گئے۔

اخبارات میں نمازِ عید اور دیگر تقریبات کی خبر نمایاں طور پر شائع ہوئی۔

نماز عید اور مہمانوں کی ملاقات اور خورد و نوش کے پروگرام سے فارغ ہو کر خاکسار مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ۔ مکرم محمد شریف صاحب خالد اور مکرم ملک شاہ دین صاحب کے ہمراہ مذبح خانہ میں گیا تاکہ وہاں دنبہ ذبح کیا جائے۔ مذبح والوں کے لئے یہ ایک عجیب امر تھا اور انہیں یہ معلوم کر کے بڑا تعجب ہوا کہ مسلمان اس موقع پر جانور کو ایک مذہبی حکم کے طور پر ذبح کرتے ہیں۔

عید کے دوسرے دن دعوتِ طعام کی تقریب منعقد کی گئی جس میں ۶۰ کے قریب مسلم اور غیر مسلم مرد اور خواتین نے شرکت کی۔ کھانا تیار کرنے کا سارا انتظام ہماری دو بہنوں بیگم شریف خالد صاحبہ اور بیگم شاہ دین صاحبہ نے بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ کھانا کھلانے میں ہمارے ایک بنگالی بھائی مسٹر احمد رحمان صاحب اور ملک اکرام اللہ خان صاحب ایم۔ اے نے بڑے اخلاص سے حصہ لیا۔ اس دفعہ پہلی بار عورتوں اور مردوں کو الگ الگ کمروں میں بٹھا کر کھانا کھلایا گیا۔

عید کی یہ آخری تقریب دعا کے ساتھ انجام پذیر ہوئی۔ خاکسار ان تمام احباب کیلئے درخواستِ دعا کرتا ہے جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں عید کی جملہ تقریبات میں حصہ لیا۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

مودودی صاحب کی تازہ کذب بیانی

مکرم مرزا محمد سلیم صاحب اختر مربی ضلع لاہور

امسال ماہ رمضان میں خاکسار نے ایک خط مودودی صاحب کی خدمت میں تحریر کیا جس میں خاکسار نے مطالبہ کیا کہ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا جو حوالہ آپ نے اپنے کتابچہ "ختم نبوت" میں تحریر کیا ہے مکمل طور پر وہ کس جگہ مل سکتا ہے۔ جناب مودودی صاحب نے اس کے جواب میں مجھے لکھا:۔

"خط ملا آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ میں نے اپنی تفسیر سورہ احزاب میں اور ختم نبوت کے تازہ ترین ایڈیشن میں امام غزالیؒ کی عبارت کے اصل عربی الفاظ بجوں کے توں نقل کر دیئے ہیں اور کتاب کا پورا حوالہ بھی دیدیا ہے آپ اسے ملاحظہ فرمالیں"۔

خاکسار

ابوالاعلیٰ

اس کے بعد خاکسار نے مندرجہ ذیل خط لکھا:۔

"مکرمی و محترمی مولانا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا گرامی نامہ ۳۵۷۹/۲۷-۱-۶۵ ملا۔ جواب باصواب سے آگاہی ہوئی۔ تفسیر سورہ احزاب تو دستیاب نہیں ہو سکی۔ البتہ ختم نبوت کا تازہ ایڈیشن جو حال ہی میں طبع ہوا ہے ملا۔ خاکسار نے کتابچہ مذکور کو اوّل تا آخر پڑھا۔ وہ حوالہ بھی غور سے مطالعہ کیا جس کے بارے میں خاکسار نے استفسار کیا تھا۔ حوالہ کے مطالعہ سے ایک اور سوال پیدا ہوا ہے۔ جس کے متعلق راہنمائی چاہتا ہوں وہ یہ کہ کتابچہ مذکور میں بعض الفاظ حذف کر دیئے گئے ہیں مثلاً کتابچہ کے پہلے ایڈیشن میں یہ الفاظ ہیں:۔

"اب جو شخص اس کی تاویل کرکے اسے کسی خاص معنے کے ساتھ مخصوص کرے گا اس کا کلام محض بکواس ہے جس پر تکفیر کا حکم لگانے میں کوئی امر مانع نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اُس نص کو جھٹلا رہا ہے جس کے متعلق تمام امت کا اجماع ہے"۔

(ختم نبوت ص۲۵،۲۴)

لیکن تازہ ایڈیشن میں یہ الفاظ موجود نہیں آخر اس کی وجہ کیا ہے۔ کیوں یہ الفاظ دوسرے ایڈیشن سے حذف کئے گئے ہیں جہاں تک میں نے غور کیا ہے مجھے تو اس کا یہی جواب سمجھ آیا ہے کہ کتابچہ کے ایڈیشن اوّل میں عبارت کتاب دیکھے بغیر محض یادداشت سے لکھدی گئی ہے اور دوسری دفعہ صحیح الفاظ نقل کر دیئے گئے ہیں ازراہ کرم وضاحت فرما کر ممنون فرما دیں"۔

جواب میں مودودی صاحب نے تحریر کیا کہ:۔

"امام غزالی کی کتاب کا حوالہ ابتداءً میرے اس تیسرے بیان میں دیا گیا تھا جو مَیں نے قادیانیوں سے متعلق تحقیقاتی عدالت کے سامنے دیا تھا۔ اس وقت میں جیل میں تھا اور میرے لئے کتابوں کا جیل میں منگوانا اور اطمینان کیساتھ ان سے اقتباس لینا بہت دشوار تھا۔ مَیں نے بعض کتابوں کے خاص خاص مقامات کے حوالے باہر سے طلب کئے تھے جن میں سے ایک حوالہ یہ بھی تھا۔ معلوم ہوتا ہے اس وقت اس کا ٹھیک لفظی ترجمہ نہیں کیا گیا تھا۔ بعد میں جب قادیانیوں نے اسے چیلنج کیا تو اصل عبارت لفظی ترجمے کے ساتھ دے دی گئی ہے اب بھی ایک معقول آدمی دونوں عبارتوں کو دیکھکر باسانی اندازہ کرسکتا ہے کہ دوسری عبارت بھی قادیانیوں کی تکفیر پر دلالت کرتی ہے اور دونوں میں اس لحاظ سے کوئی اختلاف نہیں ہے"۔ خاکسار ابوالاعلیٰ

مَیں نے جب یہ خط پڑھا تو حیران رہ گیا کہ مودودی صاحب ایسا عالم دین کیوں اتنی غلط بیانی سے کام لیتا ہے جبکہ تحقیقاتی عدالت کے تیسرے بیان میں مودودی صاحب نے جو عبارت الاقتصاد ص۱۱۳ کے حوالے سے پیش کی ہے وہ عربی عبارت ہے اور مجھے خط میں لکھتے ہیں کہ:۔

"معلوم ہوتا ہے اس وقت اس کا ٹھیک لفظی ترجمہ نہیں کیا گیا تھا بعد میں جب قادیانیوں نے اسے چیلنج کیا تو اصل عبارت لفظی ترجمے کے ساتھ دیدی گئی ہے"۔

گویا تحقیقاتی عدالت کے تیسرے بیان میں انہوں نے امام غزالیؒ کی عبارت کا ترجمہ پیش کیا تھا اصل عبارت نہیں لکھی گئی تھی جو انہیں بعد میں معلوم ہوا کہ ٹھیک نہیں کیا گیا تھا۔ قادیانیوں کے چیلنج پر انہوں نے اصل عبارت لفظی ترجمے کے ساتھ لکھی ہے۔

جناب مودودی صاحب کے اس بیان کی صحت کا جائزہ لینے کے لئے تحقیقاتی عدالت میں اُن کا تیسرا بیان پڑھیے اس میں آپ نے مندرجہ ذیل اصل عبارت دی ہے نہ کہ ترجمہ۔

"اِنّ الامۃ فہمت بالاجماع من ھذا اللفظ انہ افہم عدم النبی بعدہ ابداً وعدم رسول بعدہ وانّہ لیس فیہ تاویلٌ ولا تخصیصٌ فکلامہ من انواع الہذیان لا یمنع الحکم بتکفیرہ لانّہ مکذبٌ لہذا النص الذی اجمعت الامۃ علیٰ انہ غیر ماوّل ولا مخصوص"

(الاقتصاد ص۱۱۳)

مَیں نے مودودی صاحب کے مندرجہ بالا خط کے جواب میں ذیل کی سطور لکھیں۔

"آپ کا گرامی نامہ ۲۸۶۵/۴-۴-۶۵ ملا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے اس حوالہ کے متعلق مفصل طور پر بیان فرمایا کہ یہ حوالہ کب اور کن حالات میں دیا گیا ہے اور کون سے موانع کے باعث اصل عبارت دیکھی نہیں جا سکی تھی۔ میری طبیعت کچھ اس قسم کی ہے کہ جب تک اس کو کسی امر کے متعلق اطمینان نہ ہو جائے قرار نہیں پکڑتی آپ نے اپنے والا نامہ میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ آپ نے اپنے تیسرے بیان میں جو عدالت کے سامنے دیا تھا حضرت امام غزالیؒ کی عبارت کا ترجمہ پیش کیا تھا قادیانیوں کے چیلنج پر آپ نے اصل عربی عبارت لفظی ترجمے کے ساتھ اب لکھی ہے۔

میں نے آپ کا بیان جو آپ نے تحقیقاتی عدالت میں دیا تھا کئی بار پڑھا ہے مگر وہاں پر بھی آپ نے الاقتصاد ص۱۱۳ کے حوالہ سے عربی عبارت ہی لکھی ہے نہ کہ ترجمہ ازراہ کرم میری خلش دور فرما دیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ گفتگو اس امر میں نہیں ہے کہ حضرت امام غزالیؒ کی عبارت "قادیانیوں" کی تکفیر پر دلالت کرتی ہے یا نہیں۔ حل طلب امر یہ ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ تحقیقاتی عدالت میں جو بیان مَیں نے دیا تھا وہ امام غزالیؒ کی عبارت کا ترجمہ تھا حالانکہ وہ ترجمہ نہیں بلکہ عربی عبارت ہے"۔

اس خط کے جواب میں جناب مودودی صاحب تو خاموش ہو گئے مگر ان کی طرف سے ایک صالح خصوصی نے جواب دیا۔ جواب کیا ہے۔ سبحان اللہ۔ اتنا معقول اور مدلل جواب جس کے مقابلہ کی تاب نہ لاکر آخر اس خاکسار نے ہتھیار ڈال دیئے اور خاموش ہو رہا۔ جواب ملاحظہ ہو:۔

"خط ملا مولانا مودودی کے نام سینکڑوں خطوط ماہانہ آتے ہیں ایک ہی شخص سے بار بار خط و کتابت ان کے لئے ممکن نہیں ہے اس لئے افسوس ہے کہ آپ کی خلش دور کرنے کے لئے مزید مراسلت ممکن نہیں ہے۔ اُمید ہے کہ آپ اُن کی جانب سے معذرت قبول فرمائیں گے"۔

(خاکسار۔ غلام علی معاون خصوصی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی)

اصل بات یہ ہے کہ جناب مودودی صاحب نے جو افترا حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ پر کیا ہے۔ اس کا اقرار انہیں موت سے بدتر معلوم ہوتا ہے وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ غلطی ہو گئی ہے۔ توبہ کرتا ہوں۔ حالانکہ اگر غلطی کا اقرار کرلیں تو کوئی ایسی حرج کی بات نہیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

نصرت انڈسٹریل سکول

حضرت سیّدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ربوہ میں انڈسٹریل سکول قائم ہے۔ یہ سکول خدمت خلق کا اچھا کام کر رہا ہے۔ بہت سی بے سہارا خواتین و لڑکیوں نے اس میں مفت ٹریننگ حاصل کرکے اپنے آپ کو اس قابل بنا لیا ہے۔ کہ اپنے پاؤں پر کھڑی ہو کر اچھی گذر اوقات کر رہی ہیں۔ لیکن سکول چونکہ اپنے ابتدائی مراحل میں ہے اس لئے ہنوز اس بات کا محتاج ہے کہ اسے مضبوط کرنے کے لئے ہماری جماعت کی خواتین اس سے تعاون کریں۔ اور حتی المقدور کچھ نہ کچھ عطیہ اس کے لئے بھجواتی رہا کریں۔ اس سکول کے لئے عطیہ بھجوانا صدقہ جاریہ کے مترادف ہے۔ امید ہے کہ ہماری جماعت کے مخیر بھائی اور بہنیں اس طرف توجہ فرمائیں گے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہے۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۷۴۴ میں منیر احمد ولد چوہدری کرم دین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱۲/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعے مجھے ماہوار تنخواہ -/۱۹۱ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ تاریخ منظوری وصیت سے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اس کے بعد بھی جس قدر جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد ثابت ہوگی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ لینے کی حقدار ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو یہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد منیر احمد بقلم خود

گواہ شد:- چوہدری عطاء اللہ بقلم خود

گواہ شد:- شیخ رشید الدین احمد سیکرٹری وصایا مرکزی کراچی

مثل نمبر ۱۷۷۴۵ میں ملک انوار احمد ولد ملک عطا محمد صاحب قوم ککے زئی افغان پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جامکے چیمہ حال راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۵۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ادا کرتا رہوں گا اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میری جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد ملک انوار احمد بقلم خود۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا

گواہ شد رحیم بخش سیکرٹری مال مرکزی۔ راولپنڈی۔

مثل نمبر ۱۷۷۴۷ میں منورہ خانم زوجہ محمد رشید احمد خان پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے مہر ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند زیور۔ طلائی چوڑیاں ۱۲ عدد کانٹے ایک جوڑی گلے کا ہار دو عدد جھومر ایک عدد کل وزن قریباً ۲۰ تولے قیمت -/۲۰۰۰ روپے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں، اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بطور حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا کوئی آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی نیز میری وفات کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے جاری کی جاوے۔ الامۃ منورہ خانم

گواہ شد فیض الحق خان موصی نمبر ۲۹۴۷

گواہ شد محمد عبدالرحمن موصی نمبر ۲۱۰۸

مثل نمبر ۱۷۷۴۶ میں بدرالنساء بیوہ حکیم مصطفیٰ صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی۔ حال ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری منقولہ جائداد کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ قیمت اندازاً -/۱۳۰ روپے ہے۔ مندرجہ بالا زیور کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر کوئی جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرا حق مہر مبلغ -/۳۰۰ روپے تھا۔ جو مجھے خاوند کا ترکہ نہ ہونے کی وجہ سے نہ مل سکا۔ وہ میں نے انہیں معاف کر دیا ہے مجھے ماہوار آمد بھائی کی طرف سے -/۱۰ روپے موصول ہوتے ہیں اس کے علاوہ مجھے کوئی آمد نہیں میرے گزارہ کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ہوتا ہے جو نقدی کی صورت میں نہیں لہٰذا میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ بدرالنساء۔ گواہ شد۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ مرزا منصور احمد ناظر امور عامہ۔

مثل نمبر ۱۷۷۴۸:- میں طاہرہ خان بنت محمد خان چوہدری قوم جٹ سندھو پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن علی پور ڈاکخانہ جودھ پور ضلع ملتان حال دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد مبلغ دس روپے جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے جاری کی جائے۔ الامۃ۔ طاہرہ خان۔

گواہ شد۔ ڈاکٹر محمد خان والد موصیہ۔

گواہ شد۔ چوہدری خادم حسین بقلم خود۔

مثل نمبر ۱۷۷۵۰:- میں غلام فاطمہ زوجہ بشیر احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۲۱۹ رب ضلع لائل پور، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں حق مہر مبلغ -/۱۰۰ روپے جو بذمہ خاوند ہے۔ کانٹے طلائی وزنی ۲ تولے مالیتی -/۲۶۴ روپے ہیں میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے الامۃ غلام فاطمہ بقلم خود۔ گواہ شد بشیر احمد بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

مثل نمبر ۱۷۷۵۱:- میں محمد مشتاق ولد رحمت علی قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۶ء ساکن کھوکھووال چک ۱۲۱/ج ب۔ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔

زرعی زمین واقعہ چک ۱۱۷۔ گ۔ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور آٹھ ایکڑ زمین ہمیں الاٹ ہے جس میں ہم تین بھائیوں اور ایک والدہ شریک ہیں ابھی یہ زمین ہم نے تقسیم نہیں کی۔ تقسیم کرنے کے بعد دفتر مجلس کارپرداز کو اطلاع دوں گا اس میں میرا حصہ دو ایکڑ تین کنال ہے۔ اس کی قیمت -/۳۵۰۰ روپے ہے۔ یہ زمین سیم زدہ ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر ہی نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو -/۱۴۵ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

العبد محمد مشتاق بقلم خود۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ محمد یعقوب بقلم خود

لجنات اماء اللہ کیلئے ضروری اعلان

لجنات کی طرف سے ابھی تک چندہ اصلاح وارشاد - چندہ خدمت خلق اور چندہ اجتماع بہت کم وصول ہوا ہے - مالی سال کے ۶ ماہ گذر چکے ہیں اور چندے کی وصولی کی رفتار بہت سست ہے - تمام لجنات کی صدر صاحبات سے درخواست ہے کہ جس قدر جلد ہو سکے - تمام چندہ جات دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں بھجوائیں - اجتماع کا چندہ ابھی سے اکٹھا کرنا شروع کریں - کیونکہ پچھلے سال اس مد میں بہت کم تھی -

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضلع گجرات کی جماعتوں کا دورہ

جامعہ کے درجہ رابعہ کے چھ طلباء پر مشتمل وفد نے ضلع گجرات کی جماعتوں کا تربیتی دورہ کیا - وفد کے اراکین نے خانکی - گولیکی - لنگے - مرالہ - شادیوال، گجرات اور چک سکندر میں تربیتی جلسوں کے علاوہ کھاریاں - نہال، نصیرہ اور منڈی بہاؤالدین میں "یوم مسیح موعودؑ" کے جلسوں سے بھی خطاب کیا - چک سکندر میں کل چار اجلاس منعقد ہوئے - جن میں ایک خاص طور پر اطفال کے لئے تھا - درس قرآن و حدیث و کتب مسیح موعود علیہ السلام کا سلسلہ ہر جگہ جاری رہا - باوجود بعض مقامات پر بارشوں کے سلسلہ کے تمام اجلاس بہت کامیاب ہوئے - غیر از جماعت دوست بھی کافی تعداد میں شریک ہوتے رہے - اردگرد کی جماعتوں کے دوست بھی مقررہ جگہوں پر پہنچ کر جلسوں میں شرکت کرتے رہے - جماعتوں نے اراکین وفد کے ساتھ پورا پورا تعاون کیا -

حصہ آمد کے موصی احباب

فارم اصل آمد پُر کرکے فوری واپس فرمائیں

حصہ آمد کے موصی احباب اور خواتین سے ان کی گذشتہ سال یکم مئی ۶۴ء لغایت ۳۰ اپریل ۶۵ء کی آمدنی معلوم کرنے کے لئے فارم اصل آمد بھجوائے جا رہے ہیں - جن احباب کو فارم پہنچ چکے ہوں اور انہوں نے ابھی تک پُر کرکے واپس نہ کئے ہوں - مہربانی کرکے وہ جلد پُر کرکے واپس فرمائیں - یہ امر بھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ حصہ آمد کے موصی احباب کے حسابات کی تکمیل کا انحصار ان فارموں کے پُر کرکے واپس کرنے پر ہے - احباب ان فارموں کو پُر کرکے واپس کرنے میں جس قدر تاخیر کریں گے اسی قدر دیر سالانہ حسابات ان کی خدمت میں بھجوانے میں ہوگی -

جن احباب کی طرف سے پندرہ دن تک فارم پُر ہو کر نہیں آئیں گے - ان کی خدمت میں فارم اصل آمد دوبارہ بذریعہ رجسٹری بھجوائے جائیں گے - جو بلا ضرورت زائد خرچ ہے - اس لئے ہر حصہ آمد کے موصی کو چاہیئے - کہ جونہی فارم اصل پہلی مرتبہ ان کی خدمت میں پہنچے اسے جلد سے جلد پُر کرکے واپس فرمائیں - تاکہ دوبارہ رجسٹری پر خرچ نہ کرنا پڑے -

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

دعائے مغفرت

میرے برادر نسبتی مکرم محمد حسین صاحب ساکن چک ۳۹ - ڈی بی خوشاب مورخہ ۲۱/۴/۶۵ کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئے -

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

بزرگوں اور بھائیوں سے ان کی مغفرت کے لئے درخواست دعا ہے -

مرحوم کے چار بچے ہیں جو بہت کم سن ہیں - اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو -

(احقر عبد الرحیم عارف مربی سلسلہ)

درخواست ہائے دعا

- میری ہمشیرہ منیرہ بیگم صاحبہ ایک عرصے بیمار چلی آ رہی ہے - اور آج کل مینٹل ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے -
بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جلد شفا عطا فرمائے -
(مبارک احمد نسیم بٹ باغبانپورہ لاہور)

- شیخ فیض الرحمٰن صاحب انسپکٹر بیت المال کی اہلیہ صاحبہ کو دماغی عارضہ کی شدید تکلیف ہو گئی ہے - بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے - (سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال)

احبابِ جماعت کیلئے ایک قابلِ غور نکتہ

حضور کی صحت کا تعلق دواؤں سے نہیں بلکہ دعاؤں سے ہے

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

امسال مجلس شوریٰ میں خاکسار نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے حضور کا ایک رؤیا جو حضور نے سفر یورپ کے دوران سوئٹزرلینڈ میں دیکھا تھا سُنایا تھا جس میں حضور کو بتایا گیا تھا کہ حضور کی صحت کا تعلق دواؤں سے نہیں بلکہ دعاؤں سے ہے۔ اس رؤیا میں حضور نے دیکھا تھا کہ ایک اونچی سی جگہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے سامنے ساری جماعت کھڑی ہے اور اس سے رو رو کر دعائیں کر رہی ہے اور حضور کی طرف اشارہ کر کے کہتی ہے:

"خدایا اس شخص نے تجھے ہمارے اتنا قریب کر دیا تھا کہ ہم یوں محسوس کرتے تھے کہ تو آسمان سے اتر کر ہمارے پاس آگیا ہے۔ پھر یہ شخص ہمیں قرآن کریم سناتا اور اس طرح سناتا کہ ہمیں یوں محسوس ہوتا کہ تیری وحی جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے وہ آج ہمارے سامنے نازل ہو رہی ہے۔ پھر یہ شخص ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں سناتا اور ہمیں یوں معلوم ہوتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود اپنی زبان سے ہمیں وہ باتیں سنا رہے ہیں لیکن اے خدا ہمارے تعلقات ابھی تیرے ساتھ پختہ نہیں ہوئے اگر یہ شخص مر گیا تو ہم بالکل بے سہارا ہو کر رہ جائیں گے اور ہمارا براہ راست تجھ سے تعلق پیدا نہیں ہو گا اس لئے اے خدا ابھی ضرورت ہے کہ اس شخص کو دنیا میں زندہ رکھا جائے تا ہمیں یہ تیرے ساتھ وابستہ رکھے اور تیری باتیں ہمیں سناتا رہے اور ہمیں یوں معلوم ہو کہ وہ باتیں تو خود ہمیں سنا رہا ہے۔"

(الفضل ۲۵ر اگست ۱۹۶۴ء)

بعض احباب نے توجہ دلائی ہے کہ اس خواب سے متعلق حضور کے ارشاد کا وہ حصہ جو تحریک دعا پر مشتمل ہے اخبار میں ایک دفعہ پھر شائع کر دیا جائے تا کہ احباب اور زیادہ توجہ اور استقلال سے دعائیں جاری رکھ کر اللہ تعالیٰ کے فضل کو اس رنگ میں جذب کریں کہ اللہ تعالیٰ رجوع برحمت ہو کر ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے اور حضور کو کامل و عاجل شفا عطا فرما کر حضور کا مقدس و بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے اور ہم حضور کی فعال قیادت میں اسلام کی خاطر قربانیاں کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ اسلام ساری دنیا میں اس طور سے غالب آجائے کہ دنیا سر تا سر توحید کے حقیقی پرستاروں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والوں سے ہی آباد نظر آئے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-

"چونکہ مجھے رؤیا میں بتایا گیا ہے کہ میری صحت کا دارومدار دوستوں کی دعاؤں پر ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ دواؤں سے نہیں بلکہ دعاؤں سے تعلق رکھتا ہے پس میں جماعت کے دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ میری صحت کے لئے دعا کریں۔"

نیز حضور اسی تعلق میں احباب جماعت کو مخاطب کر کے تاکید کے رنگ میں مزید فرماتے ہیں:-

"تم اس نکتہ پر غور کرو جو میں نے بیان کیا ہے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرو"

پس اللہ تعالیٰ کے انکشاف اور اس کے بموجب حضور ایدہ اللہ کی تحریک کی روشنی میں ہم سب کا یہ اوّلین فرض ہے کہ ہم نہایت تضرع اور عاجزی کے ساتھ دعائیں کریں اور پورے استقلال کے ساتھ کرتے چلے جائیں تا ہمارا آسمانی آقا ہماری گریہ وزاری کو دیکھ کر ہماری دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ہمارے محسن اور ہمارے پیارے روحانی باپ کو جس نے اپنی زندگی کا ہر سانس اللہ تعالیٰ کی توحید قائم کرنے، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور مقام ظاہر کرنے، قرآن کریم کی تفسیر بیان کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحیح اسلامی تعلیم کو دلوں میں راسخ کرنے میں گزارا ہے جلد از جلد کامل شفا عطا فرمائے اور بہت لمبی فعال زندگی عطا فرمائے آمین یا رب العالمین۔

امریکہ کی طرف سے رن کچھ کی جنگ پر تشویش کا اظہار

واشنگٹن:- ۳۰ر اپریل- امریکی محکمہ خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان اور بھارت کی سرحدی لڑائی پر امریکہ نے دونوں ملکوں سے تشویش کا اظہار کیا ہے اور پر امن گفت و شنید پر زور دیا ہے۔ محکمہ خارجہ کے پریس افسر مسٹر رابرٹ جے میکلوسکی نے کل بتایا کہ دونوں ملکوں کو یہ بھی یاد دلایا گیا کہ امریکی فوجی امداد صرف جائز ذاتی مدافعت کی خاطر دی جاتی ہے۔

مسٹر میکلوسکی نے کہا ہم نے پاکستان اور بھارت دونوں کو یاد دہانی کرائی ہے کہ امریکی فوجی امداد صرف اپنے دفاع کے لئے استعمال کی جا سکتی ہے۔ ایک دوسرے کے خلاف جارحانہ مقاصد کے لئے نہیں۔

صدر جانسن نے بھی کہا تھا کہ امریکہ دونوں ملکوں کے درمیان سرحدی لڑائی کو پر امن طریقہ سے بند کرانے کی خاطر ہر ممکن امداد دینے کے لئے تیار ہے۔

بھارت نے پارلیمنٹ میں اپنی شکست کا اعتراف کر لیا

"اب تو جنگ بند کر دیجئے" صدر پاکستان سے شاستری کی درخواست

نئی دہلی ۳۰ر اپریل- بھارت نے سرکاری طور پر پارلیمنٹ میں اپنی مکمل شکست کا اعتراف کر لیا ہے۔ نئی دہلی میں ایک سرکاری ترجمان نے کل اعلان کیا کہ پارلیمنٹ ہمارے ہاتھ سے نکل گیا ہے اور پاکستانی فوجیں پوری طرح اس پر قابض ہیں۔ انھوں نے کہا کہ بھارتی فوجیں اپنے مورچوں کو چھوڑ کر اب شمال کی طرف پسپا ہو گئی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی وزیر اعظم شاستری نے صدر ایوب سے جنگ بند کرنے کی درخواست کی ہے۔

بھارت نے سلامتی کونسل سے بھی فوری مداخلت کی اپیل کی ہے۔

صفدر جنگ ہسپتال میں نرسوں کی ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے بھارتی وزیر اعظم نے کہا کہ پاکستانی فوجیں ہمارے علاقوں پر زبردستی قبضہ کر کے آگے بڑھتی چلی جا رہی ہیں یہ صورت حال بے حد خطرناک ہے اور ہم اسے برداشت نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ تعجب ہے کہ پاکستان ایک ایسی بین الاقوامی سرحد کے اندر گھسا چلا آ رہا ہے جس پر ابھی تک نشان نہیں لگے ہیں۔

مسٹر شاستری نے کہا کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ پاکستان نے مکمل جنگ کے حالات پیدا کر دیئے ہیں حالانکہ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم جنگ سے بچنا چاہتے ہیں۔ انھوں نے کہا اگر پاکستان مناسب رویہ اختیار کرے تو اب بھی جنگ بند ہو سکتی ہے اور صدر ایوب سے میری درخواست ہے کہ اب انہیں جنگ بند کر دینی چاہیئے۔

بھارتی وزیر اعظم نے کہا کہ صدر ایوب نتائج سے بے پرواہ ہو کر جو چاہیں کریں لیکن صدر مملکت کی حیثیت سے انہیں یہ سوچنا چاہیئے کہ ان کی موجودہ پالیسی کے نتیجہ میں حالات کیا رُخ اختیار کریں گے۔ انھوں نے کہا کہ نازک گھڑی آ پہنچی ہے اور ڈاکٹروں اور نرسوں کا فرض ہے کہ وہ اس مرحلہ پر خود کو قوم کے لئے وقف کرنے کو تیار ہیں۔

بھارت نے دھمکی دی ہے کہ اگر پاکستان نے رن کچھ میں جنگ بند نہ کی تو اسے خطرناک نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بھارتی حکومت نے سلامتی کونسل کو ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ پاکستان اس کے علاقہ میں جارحانہ کارروائیاں کر رہا ہے اور صورت حال روز بروز خراب ہوتی جا رہی ہے۔